

رئیس مزاج پُرسی کے لیے گئے۔ پوچھا: کیا حال ہے؟ مرزا نے یہ شعر پڑھا:

ہم غمزدہ جس دن سے گرفتارِ بلا ہیں!

کپڑوں میں جوئیں بخیوں کے ٹانگوں سے سو ہیں

جس دن جیل سے نکلنے لگے اور لباس تبدیل کرنے کا موقع آیا تو وہاں کا کرتا

وہیں بھاڑ کر پھینک دیا اور یہ شعر پڑھا: ہائے اس . . . الخ

یہ واقعہ صحیح نہیں، کیونکہ قید میں مرزا غالب صرف نظر بند تھے اور مشقت

روپے دے کر معاف کر دی گئی تھی۔ انھیں کھانا گھر سے پہنچتا تھا اور نواب مصطفیٰ

خال شفیقہ تیسرے روز ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے۔ مولانا محمد حسین آزاد

مرحوم نے یہ قصہ نقل کرتے وقت اتنا بھی خیال نہ رکھا کہ اگر مرزا غالب کو عام

قیدیوں کا سالباس ملتا تو انھیں یہ لباس بھاڑ پھینکنے کی اجازت کیونکر ہوتی؟ ہمارے

زمانے تک یہی دستور رہا کہ قیدی مبیعا و قید گزارنے کے بعد جیل کا لباس اتار دیتے

تھے، بھاڑ کر نہیں پھینک سکتے تھے، البتہ لمبی قید میں کسی قیدی کے لباس کا پھٹ

جانا ممکن تھا۔ بہر حال جوؤں والا شعر غالب کا نہیں بھی تو اس کا موقع اور محل ان

کی قید نہیں، بالکل یہی کیفیت دوسرے شعر کی ہے۔



۱۔ لغات۔ رستخیز اندازہ:

جو اندازے میں قیامت کے برابر ہو۔

قیامت جیسا۔ قیامت جتنا۔

محیط: ہر چیز کو گھیرے میں

لینے والا۔ ہر چیز پر حاوی۔

تشریح: رات ساقی کے شوق میں

خمار یعنی نشے کے اتار کی کیفیت ایسی

شب، خمارِ شوق ساقی رستخیز اندازہ تھا

تتا محیطِ بادہ صورت خانہ خمیازہ تھا

یک قدم وحشت سے درسِ دفتر امکاں کھلا

جادہ اجڑائے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا